کرپٹو کرنسی کی قانونی حیثیت

ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی
منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی، آئرلینڈ

کرپٹو کرنسی کی قانونی حیثیت

ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی

منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی، آئرلینڈ

کرپٹو کرنسی کی قانونی حیثیت

آپ نے کچھ لوگوں کو یہ دعویٰ کرتے سُنا ہو گا کہ "کرپٹو کرنسی ہی مستقبل ہے"۔ یہ دعویٰ وہ حضرات اتنے وثوق سے کر رہے ہوتے ہیں کہ گویا وہ ہی دنیا کے بہترین معاشی ماہرین اور سائنسدان ہیں اور بلاک چین اور کرپٹو کرنسی کی تدریس و تحقیق میں زندگی کھپادی ہے۔ نیز وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ "دنیا بھر میں کرپٹو کرنسی سے متعلق قانون سازی میں بہت پیش رفت ہوئی ہے اور دنیا کے دو ممالک نے تو کرپٹو کرنسی کو لیگل ٹینڈر کے طور پر اپنا بھی لیا ہے۔ لہذا پاکستان کو بھی اس میں پہل کرنی چاہیے اور کرپٹو کرنسی کو جائز قرار دینا چاہیے"۔ کچھ حضرات یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ "چونکہ پاکستان اور ہندوستان میں کرپٹو کرنسی میں بہت بڑی مقدار میں سرمایہ کاری ہو ہی رہی ہے لہذا حکومت کو چاہیے کہ اس پر جلدی سے قانون سازی کرے"۔ علاوہ بریں اپنی بات کو عوامی سطح پر مزید پُراثر کرنے کیلئے یہ حوالہ بھی دیتے کہ "جایئے آپ لائبریری آف کانگریس کی گزشتہ سال کی رپورٹ دیکھیے اور سر پیٹ کر رہ جایئے کہ دنیا بھر میں کرپٹو کرنسی رائج ہونے جارہی ہے! بھلا سٹہ بازی کو کیسے ترقی یافتہ ممالک میں ڈیجیٹل ایسیٹ بنایا جاسکتا ہے؟"۔

غرض ماضی قریب میں اس طرح کی کئی باتوں کا منظم طریقے سے پروپیگنڈہ کیا جاتا رہا ہے۔ بنیادی طور پر یہ حضرات عوامی نفسیات سے کھیل رہے ہوتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ کون جا کر لائبریری آف کانگریس کی رپورٹ کو پڑھے گا؟ کس کے پاس اتنا وقت ہے؟ لوگ بس ہماری بات پر اندھا اعتماد کر کے کرپٹو کرنسی میں سرمایہ کاری شروع کر دیں گے۔ جو حضرات یہ پروپیگنڈہ کا کام کر رہے ہیں ہم ایسے تمام حضرات کی اس خوش فہمی کو عوام کے سامنے آشکارا کرنا چاہتے ہیں تا کہ عوام کے سامنے کرپٹو کرنسی سے متعلق قانونی حقائق سامنے آجائیں۔

سب سے پہلے تو ہم کرپٹو کرنسی کے بطور لیگل ٹینڈر کے طور پر تسلیم ہونے پر بات کرتے ہیں۔ دنیا میں دو ممالک ایسے ہیں جنہوں نے بٹ کوائن کرپٹو کرنسی کو قانونی طور پر کرنسی Legal tender کے اختیار کیا ہے۔ ان میں پہلا El Salvador ایل سلواڈور ہے جو کہ سینٹرل امریکہ کا ایک ملک ہے۔ دوسرا ملک سینٹرل افریکن ریپبلک Central African Republic ہے۔ اس سے پہلے ایل سلواڈور نے فرینک Franc بطور کرنسی اختیار کیا ہوا تھا۔اسی طریقے سے سینٹرل افریکن ریپبلک نے امریکی ڈالر کو بطور کرنسی اختیار کیا ہوا تھا۔ ان دونوں ممالک کی عالمی ممالک کی صف بندی میں کیا حیثیت ہے یہ قارئین خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ نیز دیگر کئی وجوہات کے علاوہ، ان دونوں ممالک کے بٹ کوائن کو بطور کرنسی اختیار کرنے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ان ممالک کا اپنی مانیٹری پالیسی پر کنٹرول نہیں ہے۔ لہذا ان دو انتہائی غیر اثر ممالک کی مثال دے کر کرپٹو کرنسی کے حق میں دلائل دینا اور یہ کہنا کہ پاکستان کو بھی کرپٹو کرنسی قانونی اور شرعی طور پر جائز قرار دینا چاہیے، انتہائی نامناسب، غیر سائنسی اور غیر سنجیدہ بات ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا امریکہ نے اپنے ڈالر، برطانیہ نے برطانوی پاؤنڈ، ۲۷ یورپی ممالک نے یورو ختم کرکے بٹ کوائن کو بطور کرنسی اپنالیا؟ پھر آپ کو مثال کیلئے ایل سلواڈور ہی کیوں ملا؟ اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ آپ چیری پکنگ Cherry Picking کر رہے ہیں یعنی اپنے مطلب کی بات باور کرانے کیلئے ایک مثال کو اختیار کر رہے ہیں جو کہ مکمل بات کا احاطہ نہیں کرتی اور مثالوں کا یہ طرز اختیار کرنا تا کہ اپنی پسند کے نتائج پیش کئے جاسکیں سائنسی اصولِ تحقیق کے بھی سراسر خلاف ہے۔

اب ہم امریکی لاء لائبریری آف کانگریس کی رپورٹ کی طرف آتے ہیں۔ اصل میں اس رپورٹ کی آڑ میں عوام کی آنکھوں میں دُھول جھونکنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بنیادی طور پر امریکی لاء لائبریری آف کانگریس نے دنیا بھر میں کرپٹو کرنسی کی قانونی حیثیت اور ریگولیشن کی صورتحال پر ایک رپورٹ چھاپی ہے۔اس رپورٹ میں دو باتیں پیش کی ہیں۔ اول یہ کہ کرپٹو کرنسی کا لیگل اسٹیٹس کیا ہے یعنی کن ممالک میں کرپٹو کرنسی پر واضح پابندی ہے اور کن ممالک میں چھپی ہوئی پابندی ہے۔ چھپی ہوئی پابندی سے مراد یہ ہے کن ممالک میں بینکوں اور دیگر مالیاتی اداروں کو کرپٹو

کرنسیوں میں لین دین کرنے یا کرپٹو کرنسیوں میں کاروبار کرنے والے افراد یا کاروباروں کو خدمات پیش کرنے سے روکنا یا کرپٹو کرنسی ایکسچینج پر پابندی لگانا شامل ہیں۔ دوم یہ کہ کرپٹو کرنسی کے حوالے سے ریگولیٹری فریم ورم کی کیا صورتِ حال ہے جس میں خاص طور پر کرپٹو کرنسی سے متعلق ٹیکس قوانین اور انسداد منی لانڈرنگ اور انسداد دہشت گردی کے قوانین (AML / CFT) کا اطلاق شامل ہیں۔ کرپٹو کرنسی کے حوالے سے ریگولیٹری فریم ورم سے مراد یہ ہے کہ اس ملک میں کرپٹو کرنسی کے حوالے سے کسی نہ کسی درجے میں قانون سازی ہو چکی ہے اور اگر کوئی کرپٹو کرنسی کا لین دین یا کاروبار کرتا ہے تو اس پر ٹیکس کا نفاذ کیسے ہو گا اور اگر کوئی کرپٹو کرنسی کو منی لانڈرنگ یا دہشت گردوں کی مالی معاونت کیلئے استعمال کرتا ہے تو انسداد منی لانڈرنگ اور انسداد دہشت گردی کے قوانین ملک میں موجود ہیں جو کہ اس طرح کی ٹرانزیکشن پر کوئی ایکشن لے سکتے ہیں۔

یہ رپورٹ بہت ہی واضح انداز میں نشاندہی کرتی ہے کہ جب انہوں نے ۲۰۱۸ میں یہ رپورٹ چھاپی تھی اس وقت سے لے کر اب تک یعنی نومبر ۲۰۲۱، جب انہوں نے دوبارہ یہ رپورٹ چھاپی ہے، اب تک کرپٹو کرنسی پر پابندی لگانے والے ممالک میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ سن ۲۰۱۸ کی رپورٹ کے مطابق ۸ ممالک نے کرپٹو کرنسی پر واضح پابندی لگائی ہوئی تھی اور نومبر سن ۲۰۲۱ میں اب ۹ ممالک نے کرپٹو کرنسی پر واضح پابندی لگا دی ہے۔ کرپٹو کرنسی پر واضح پابندی لگانے والے نو ممالک میں یہ ممالک شامل ہیں: الجزائر، بنگلہ دیش، تیونس، چین، مصر، عراق، مراکش، نیپال اور قطر۔ اب کیوں یہ حضرات اس رپورٹ میں نشاندہی کئے گئے نو ممالک کے نام عوام کو نہیں بتاتے؟ اور کیوں ان نو ممالک کی واضح پابندی کی مثال کو لے کر اس بات کی حکومتِ پاکستان کو دعوت نہیں دیتے کہ حکومتِ پاکستان بھی ان نو ممالک کی طرح پاکستان میں کرپٹو کرنسی پر واضح پابندی عائد کر دے؟ اور کیوں دو غیر معروف ممالک کی مثال کو چھوڑ کر ان نو ممالک کے کرپٹو کرنسی پر واضح پابندی کو اپنے لئے مشعلِ راہ نہیں بناتے؟

بِعَینہٖ سن ۲۰۱۸ کی رپورٹ کے مطابق ۱۵ ممالک نے کرپٹو کرنسی پر چھپی ہوئی پابندی لگائی ہوئی تھی جبکہ نومبر سن ۲۰۲۱ میں اب ۴۲ ممالک نے چھپی ہوئی پابندی لگا دی ہے۔ جن بیالیس

ممالک نے کرپٹو کرنسی پر چھپی ہوئی پابندی لگائی ہے ان میں یہ ممالک سرفہرست ہیں: بحرین، جارجیا، انڈونیشیا، کویت، لبنان، لیبیا، مالدیپ، مالی، پاکستان، سعودی عرب، ترکی، سینیگال، ویت نام، اور تاجکستان وغیرہ شامل ہیں۔ کرپٹو کرنسی پر چھپی ہوئی لگانے میں پندرہ ممالک سے بیالیس ممالک کے اضافے کو کس چیز سے تعبیر کیا جائے گا؟ کیوں ان بیالیس ممالک کے نام عوام کو نہیں بتائے جاتے اور کیوں اس بات کے ڈھول نہیں پیٹے جاتے کہ ان کی اسی رپورٹ کے مطابق کرپٹو کرنسی پر پابندی لگانے والے ممالک میں بہت اضافہ ہوا ہے؟ یہ حضرات یہ حقائق کبھی عوام نے سامنے نہیں رکھیں گے کیونکہ یہ کرپٹو کرنسی کے عالمی پروپیگنڈہ کے زیرِ اثر ہیں۔ اللہ پاک ہم سب کی اس پروپیگنڈہ سے حفاظت فرمائے، آمین۔

اسی رپورٹ کے مطابق سن ۲۰۱۸ میں کرپٹو کرنسی سے متعلق ٹیکس قوانین اور انسداد منی لانڈرنگ اور انسداد دہشت گردی کے قوانین صرف ۳۳ ممالک میں لگائے گئے تھے جبکہ یہ تعداد قابلِ ذکر اضافے کے بعد نومبر سن ۲۰۲۱ میں ۱۰۳ ممالک تک جا پہنچی ہے۔ اب قارئین ہی فیصلہ فرمائیں کہ یہ رپورٹ کرپٹو کرنسی سے متعلق کیا قانونی حقائق پیش کر رہی ہے۔

سائنسی تحقیقات نے یہ ثابت کیا ہے کہ لوگ اپنے کالے دھن کو سفید کرنے کیلئے کرپٹو کرنسی کا استعمال کرتے ہیں اور کرپٹو کرنسی کو منی لانڈرنگ کے اندر بھی استعمال کیا جاتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے اندر "کے وائی سی" Know Your Customer (KYC) بھی موجود نہیں ہوتا یعنی کرپٹو کرنسی استعمال کرنے والوں کو اس کو استعمال کرنے کیلئے کسی قسم کے ثبوت فراہم نہیں کرنے ہوتے کہ وہ واقعی وہی شخص ہے جس کا وہ دعویٰ کر رہا ہے۔ لہذا کرپٹو کرنسی سے متعلق ٹیکس قوانین اور انسداد منی لانڈرنگ اور انسداد دہشت گردی کے قوانین لاگو کرنے والے ممالک میں خاطر خواہ اضافہ کا مطلب یہ ہے کہ اب ان ممالک میں اگر کوئی کرپٹو کرنسی کو استعمال کرے گا تو اس پر ان قوانین کا اطلاق ہوگا۔

ستم ظریفی یہ ہے کہ یہ حضرات اس رپورٹ سے مندرجہ بالا نتیجہ اخذ کرنے کے بجائے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ اب چونکہ کرپٹو کرنسی سے متعلق ٹیکس قوانین اور انسداد منی لانڈرنگ

اور انسداد دہشت گردی کے قوانین لاگو کرنے والے ممالک میں خاطر خواہ اضافہ ہو گیا ہے یعنی اُن کی تعداد ۱۰۳ ممالک تک پہنچ چکی ہے، لہٰذا کرپٹو کرنسی ہی مستقبل ہے۔ اصل میں ایسے تمام حضرات حقائق کو موڑ توڑ کر پیش کر رہے ہیں۔ چاہیے تو یہ تھا کہ یہ تمام حضرات اس رپورٹ کے ان تمام مندراجات کو دیکھتے ہوئے شَدّ ومَد کے ساتھ حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کرتے کہ کرپٹو کرنسی پر واضح پابندی عائد کی جائے۔ بالفرضِ محال اگر اس بات کو تسلیم بھی کر لیا جائے کہ ۱۰۳ ممالک کی قانون سازی ایک اچھا عمل ہے تو یہ اس بات کی قطعی دلیل نہیں کہ کرپٹو کرنسی مسلمانوں کیلئے جائز ہو جائے گی اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ غیر مسلم ممالک میں شراب، جُوا، سٹے بازی و دیگر کاموں کی بھی قانون سازی موجود ہے تو کیا مسلمانوں کیلئے زنا، جُوا، شراب، سٹے بازی جائز ہو گئی؟

خلاصہ کلام یہ کہ کرپٹو کرنسی پر پابندی لگانے والے ممالک میں واضح اضافہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ کرپٹو کرنسی سے متعلق ٹیکس قوانین اور انسداد منی لانڈرنگ اور انسداد دہشت گردی کے قوانین لاگو کرنے والے ممالک میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ نیز سائنسدانوں، عالمی معاشی ماہرین اور جمہور مفتیانِ کرام کے مطابق کرپٹو کرنسی جوے اور سٹے بازی کی بدترین شکل ہے اور اس کے ذریعے سے ترقی پذیر ممالک کی معیشت کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور اس پر محض چند لوگوں یا اداروں کی اجارہ داری ہے۔ لہٰذا ہمیں بحیثیتِ مسلمان اپنی دین اور دنیا دونوں کو بچانا ہے اور ہمیں پوری کوشش کرنی چاہیے کہ کرپٹو کرنسی میں ہر طرح کے معاملات سے اجتناب کریں اور جمہور مفتیانِ کرام کی رائے پر چلتے ہوئے اس سے بچیں۔

کلماتِ تشکر

میں اپنے شیخ اور استادِ محترم حضرت مولانا مفتی محمد نعیم میمن صاحب دامت برکاتہم خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمتہ اللہ علیہ کا انتہائی تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمیشہ میری حوصلہ افزائی فرمائی اور خاص طور پر اس مضمون کو دیکھا، میری غلطیوں کی اصلاح فرمائی اور مجھے اپنی قیمتی آراء سے مستفید فرمایا جس سے اس مضمون کی افادیت بہت زیادہ بڑھ گئی الحمدللہ۔ میں اللہ پاک سے دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت میرے اس مضمون کو امتِ مسلمہ کیلئے باعث خیر وبرکت بنائے، میری اس ادنیٰ سی کاوش کو قبول فرمائے اور ذخیرہ آخرت بنائے، آمین۔

کچھ مصنف کے بارے میں

ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی (MTU) آئرلینڈ کے کمپیوٹر سائنس ڈیپارٹمنٹ میں لیکچرار ہیں اور پچھلے کئی سالوں سے بلاک چین کے موضوع پر تدریس و تحقیق انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے ۲۰۱۱ میں یونیورسٹی آف پیرس VI، فرانس سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ انہوں نے آٹھ کتابیں لکھیں ہیں جن میں سے دو کتابیں بلاک چین ٹیکنالوجی سے متعلق ہیں، جس میں سے ایک کتاب کو باقاعدہ ٹیکسٹ بک کے طور پر آئرلینڈ میں ماسٹرز کے نصاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ بلاک چین کے موضوع پر اُن کے دسیوں تحقیقی مقالے دنیا کے بہترین تحقیقی جرائد کے اندر شائع ہوچکے ہیں۔ نیز دو طالبعلموں نے بلاک چین کے موضوع پر اُن کی سُپرویژن میں پی ایچ ڈی آسٹریلیا سے مکمل کی ہے۔ وہ کئی بہترین تحقیقی مقالوں کے ایوارڈز وصول کرچکے ہیں۔ اُن کو کمپیوٹر سائنس کے شعبے میں اُن کی تحقیق کی بنیاد پر مسلسل تین سال یعنی سن ۲۰۲۰، سن ۲۰۲۱ اور سن ۲۰۲۲ میں دنیا کے ایک فیصد بہترین سائنسدانوں کی فہرست میں میں شامل کیا گیا۔